

اسلام اور سامانِ تعیش

مولانا سید جلال الدین عمری

(۱)

قرآن شریف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی لذتوں اور عیش و عشرت میں انہماک انسان کو حق سے پھیر دیتا ہے۔ وہ اس کے لئے آمادہ نہیں ہوتا کہ خدا کا بندہ بن کر رہے اور اس کے احکام کی اطاعت کرے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید کہتا ہے کہ ہر دور کے مترفین، نے حق کا انکار کیا ہے۔ ان کی عیش و عشرت اولد خوش حالی حق کو قبول کرنے کی راہ میں رکاوٹ رہی ہے۔ اور انھوں نے تقویٰ و طہارت کی جگہ فسق و فجور اور معصیت کی زندگی کو ترجیح دی ہے۔ سورہ اسراء

میں ہے:-

وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً
أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا
فَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فَنَدِمْنَاهَا
فَنَدِمُوا ۖ (دہی اسراء ۱۶)

جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اس کے خوش حال لوگوں کو (اللہ کی عبادت اور اطاعت) کا حکم دیتے ہیں لیکن جب وہ اس میں نافرمانی کی روش اختیار کرتے ہیں تو اس بستی پر عذاب کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور ہم اسے تباہ و برباد کر دیے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:-

ماشاء ولا يمنع والمتعم لا يمنع من تنعمه والجهاد مطلب یہ کہ اقران میں سرکش اور خوش حالی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مترف اس شخص کو کہا جاتا ہے جو من مانی کہے اور کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہ ہو اور اس خوش حال شخص کو بھی مترف کہا جاتا ہے جس کے عیش و عشرت میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اسی طرح سرکش اور متکبر انسان کو بھی مترف کہا جاتا ہے۔

جولائی ۱۹۸۰ء

۷

دوسری جگہ فرمایا:-

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَدْحِيٍّ مِّنْ ذَكَرٍ مِّنْ
إِلَّا قَالُوا مُتْرَفُوهُمْ إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ
بِهِ كَاذِبُونَ (الباء: ۱۳۴)

ہم نے جس بھی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا
تو اس کے خوش حال لوگوں نے کہا کہ جو
دین تم لائے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔
عیش کو شی اور دنیا پرستی کا رد عمل تاریخ میں ترک دنیا کی شکل میں ہوا ہے۔ جو
لوگ اس رد عمل کا شکار ہوئے انہوں نے انسان کی بنیادی ضرورتوں اور فطری تقاضوں
تک سے انکار کر دیا اور رہبانیت کی طرف چل پڑے۔ لیکن نعیش کی طرح رہبانیت کے
باتھوں بھی انسانی تہذیب کو نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ رہبانیت انسان کی انگلیوں
اور حوصلوں کو کھل دیتی ہے اور تہذیب و تمدن کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے
اسلام نہ تو نعیش والی زندگی پسند کرتا ہے اور نہ ترک دنیا اور رہبانیت کو
صحیح سمجھتا ہے۔ اس نے ان دونوں کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کی ہے۔ اس سے
بحث کا یہ موقع نہیں ہے۔ یہاں ہم سامان نعیش کے بارے میں اس کا نقطہ نظر پیش کرنا
چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اس نے سونے۔ چاندی اور ریشم کے بارے میں تفصیلی
احکام دئے ہیں۔ ان احکام کی روشنی میں دوسرے اسباب نعیش کے سلسلہ میں
بھی اس کا رویہ معلوم کیا جاسکتا ہے۔

سونے چاندی کے برتن | ادیل کے امیروں۔ رئیسوں اور بادشاہوں نے اپنا معیار
زندگی اتنا بلند رکھا کہ غریبوں کا طائر خیال بھی وہاں نہیں
پہنچ سکتا تھا۔ ان کے عشرت کدوں کی زیبائش و آرائش زرد جوہر اور ریشم
و اطلس سے ہوتی تھی، ان کے رہن سہن کا انداز اور طریقہ عام لوگوں سے بالکل
مختلف ہوتا تھا۔ ان کی عشرت کا مظاہرہ جن چیزوں سے ہوتا تھا ان میں ایک چیز یہ
بھی تھی کہ وہ اپنے کھانے پینے اور دوسری ضرورتوں کے لئے کم قیمت برتنوں کا استعمال
پسند نہیں کرتے تھے اور سونے چاندی کے بیش بہا برتن استعمال کرتے تھے۔ اسلام

نے کہا یہ تعیش دینا پرست اور آخرت فراموش لوگوں کا شیوہ زندگی ہے۔ خدا اور رسول کے ماننے والوں کو اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

الذی شرب فی اناء الففۃ انما یجوز فی بطنہ فاذا جہنم ۱۰
جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

اس روایت میں پینے کے لئے چاندی کے برتن استعمال کرنے پر جہنم کی وعید سنائی گئی ہے، لیکن یہی روایت دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی آئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ”جو شخص سونے یا پاماندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے“ ۱۱

حضرت ابو حذیفہ عراق کے شہر مدائن کے گورنر تھے۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ انھوں نے پانی مانگا تو ایک دہقان ۱۲ دکانوں کے سردار نے چاندی کے پیالہ میں پانی پیش کیا۔ حضرت ابو حذیفہ نے پیالہ پھینک دیا اور کہا میں نے پہلے بھی اسے منع کیا تھا کہ وہ مجھے چاندی کے برتن میں پانی نہ پلائے۔ لیکن وہ باز نہیں آیا۔ پھر فرمایا:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نہانا عن الشریر والذی باجوا
الشراب فی انیۃ الذہب والفضۃ
وقال من لہم فی الدنیا وہن لکم
فی الآخرۃ ۱۳
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شریر اور سودا کے استعمال سے اور سونے چاندی کے برتنوں میں (کھانے) پینے سے منع کیا اور فرمایا یہ چیزیں تم کو دنیا میں خوش رکھیں مگر یہ خدا کے لئے تو دنیا میں ہیں اور تمہیں آخرت میں ملیں گی۔

۱۰ بخاری کتاب الاشریہ، باب انیۃ الففۃ، مسلم، کتاب اللباس والزیۃ۔
۱۱ مسلم، کتاب اللباس والزیۃ۔ ۱۲ ایک روایت میں ہے جو کھانا کھاتا ہے
۱۳ بخاری کتاب الاشریہ، باب انیۃ الففۃ، مسلم، کتاب اللباس والزیۃ۔

جولائی ۱۹۷۷ء

4

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:
 اِنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 وسلم لا تلبسوا الحریر ولا الدیباج سنا کہ نہ تورشیم اور دیباچ پہننا اور نہ سونے
 ولا تشربوا فی اُنیۃ الذہب اور چاندی کے پیالوں میں کوئی چیز پیو۔ اسی
 والفقہ ولا تأکلوا فی صحافہا خانہا طرح ان صے بنے ہوئے برتنوں میں مت کھاؤ
 لہم فی الدنیا۔ لہ اس لئے کہ یہ چیزیں کافروں کے لئے تو دنیا میں
 ہیں (اور تمہیں آخرت میں ملیں گی)

ابن قدامہ اس کا فقہی حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

والشراب فی اُنیۃ الذہب والفقہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں (کھانا اور)
 حرام وھذا قول اکثر اھل العلم مینا حرام ہے۔ اکثر اہل علم کی یہی رائے ہے۔
 سونے اور چاندی ان احادیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ کھانے پینے ہی کیلئے
 کی دوسری مصنوعات نہیں کسی بھی کام کے لئے سونے اور چاندی کی مصنوعات کا استعمال
 جائز نہیں ہے۔ چنانچہ فقہ حنفی میں ہے کہ ”سونے چاندی کا عطر دان، ان کے چمچے
 ان کی سرمہ دانی اور سلائی اور چشمہ وغیرہ استعمال کرنا ناجائز ہے“
 اسی طرح سونے چاندی کا قلم، دوات، آئینہ، دسترخوان، لوٹا، پیالی، گھڑی
 وغیرہ کا استعمال بھی ناجائز ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں ”قرطبی وغیرہ نے کہا ہے کہ کھانے پینے کے لئے سونے
 اور چاندی کے برتنوں کا استعمال حرام ہے۔ کھانے پینے ہی کے حکم میں ان سے
 ملتے جلتے دوسرے استعمالات بھی ہیں۔ جیسے خوشبو اور سرور کے لئے ان سے بنی ہوئی

لہ سلم کتاب الباسم والزمینۃ ابن قدامہ بالغنی۔ الم ۳۳

باب الکراہیۃ الم ۵۰۰۔ رد المحتار علی الدر المنثور۔ الم ۳۳

چیزیں استعمال کرنا۔ ان کے علاوہ ان کے استعمال کی اور بھی جو صورتیں ہیں وہ سب حرام ہیں۔ یہی جمہور کا مسلک ہے۔

امام نووی کے بیان کے مطابق اس پر اجماع ہے کہ کھانے پینے اور ہانکے صفائی کے برتن اور اسکے لئے سونے چاندی کے برتنوں کا اطلاق حرام ہے۔ اسی طرح ان کے چمچے، آتش دہا پشاب کے برتن، سرمہ دانی، سلائی غرض سونے چاندی کے چھوٹے بڑے ہر طرح استعمال کی ساری شکلیں حرام ہیں۔ ۱۷

امام ابن قیم کہتے ہیں کہ احادیث میں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے کی حرمت آئی ہے لیکن یہ حرمت ان ہی دو چیزوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ان سے فائدہ اٹھانے کی ساری شکلیں اس میں داخل ہیں۔ لہذا ان سے غسل یا وضو کرنا ان کو تیل یا سرمہ کے لئے استعمال کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ یہ اتنی واضح بات ہے کہ اس میں کوئی بھی صاحب علم شک نہیں کر سکتا۔ ۱۸

سونے اور چاندی کے ظروف کا استعمال نہ تو مردوں کے لئے جائز ہے۔ اور نہ عورتوں کے لئے۔ اس لئے کہ احادیث میں صرف مردوں یا عورتوں کو اس سے منع نہیں کیا گیا ہے بلکہ ان کے الفاظ عام ہیں اور دونوں ہی صنفیں ان کی مخاطب ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں:-

ويعتوى في التحريم الرجل والمرأة
بغیر کسی اختلاف کے مرد اور عورت دونوں
بلکہ اختلاف ۱۹

یہ بات فقہ حنفی میں اس طرح کہی گئی ہے:-

والرجل والمرأة في ذلك سواء
حرمت کے اس حکم میں مرد اور عورت دونوں برابر

فتح الباری ۸/۸۵ - ۱۷ نووی: شرح مسلم مطبوعہ مصر ۲۹/۱۳۰ - ۱۷ ابن قیم

اعلام الموقعین مطبوعہ مہند ۵/۵، ۱۷ نووی: شرح مسلم ۱۳/۱۳۰

ابن عابدین: رد المحتار علی الدر المختار ۲۹۸/۵

کیا یہ چیزیں دیکھی | حدیث میں سونے اور چاندی کے برتنوں کے صرف استعمال سے
 جاسکتی ہیں؟ منع کیا گیا ہے۔ اس سے فقہ حنفی میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ زینب
 و زینت اور آرائش کے لئے وہ رکھے جاسکتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کی برافعت اعتاد
 سے ثابت نہیں ہے کہے ہیں۔ سلف میں اس کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ ۱۷

لیکن شوائع کے نزدیک سونے اور چاندی کے غروٹ سے دکانوں، مکانوں
 اور نشست گاہوں وغیرہ کو آراستہ کرنا حرام ہے۔ بعض شوائع نے، سے جائز قرار
 دیا ہے۔ امام نووی شافعی المسلک ہیں۔ وہ کہتے ہیں پہلی رائے ہی صحیح ہے۔ مزید
 فرماتے ہیں بغیر استعمال کے ان برتنوں کو محض اپنے پاس رکھنے کے بارے میں دو
 رائیں ہیں۔ ان میں صحیح رائے یہ ہے کہ یہ حرام ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ یہ حرام نہیں
 مگر وہ ہے۔ ۱۸

فقہ حنفی میں بھی یہی موقف اختیار کیا گیا ہے۔ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں سونے
 چاندی کے برتنوں کا اپنے پاس رکھنا اور بنوانا حرام ہے اس لئے کہ جن چیزوں
 کے استعمال کو حرام قرار دیا گیا ہے ان کو استعمالی شکل میں رکھنا بھی جائز نہیں ہے
 بالکل ایسی طرح جیسے طبنور، مزار، داد و دوسرے آلات ہول و لب کا استعمال بھی
 حرام ہے اور ان کا رکھنا بھی حرام ہے۔ یہ حرمت مردوں کے لئے بھی ہے اور عورتوں
 کے لئے بھی۔ ۱۹

سونے اور چاندی | زیور عورت کی زیب و زینت کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس سے
 کے زیور | اس کے فطری حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات فیہائش
 و آرائش اس کے لئے مطلوب بھی ہے اس لئے شریعت نے اسے سونے اور چاندی

بجود اختار و بختار ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱

کے زیور استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتیں سونے اور چاندی کے زیور پہنتی تھیں۔ ان سے یہ تو کہا جاتا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں دولت دی ہے تو اسے وہ اس کی راہ میں خرچ کریں۔ لیکن زیور پہننے سے منع نہیں کیا جاتا تھا۔ ایک عید کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ و خیرات کی ترغیب دی تو انہوں نے اپنے گھلوں اور کانٹوں سے زیور اتار کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیے۔ ۱

قرآن مجید نے ان لوگوں کو جہنم کی وعید سنائی ہے جو دولت کے خزانے اپنے پاس رکھتے ہیں اور اسے خرچ نہیں کرتے (التوبہ: ۳۴)۔ حضرت ام سلمہؓ سونے کا ایک زیور پہنتی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس پر بھی خزانہ کا اطلاق ہوتا ہے آپ نے فرمایا اگر یہ زکوٰۃ کی حد کو پہنچتا ہے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جاتی ہے تو یہ "خزانہ نہیں ہے۔" ۲

فقہ حنفی میں ہے کہ کھانے پینے اور تیل وغیرہ کے لئے سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی حرام ہے۔ البتہ وہ سونے چاندی اور دوسرے کسی بھی قیمتی پتھر کے بنے ہوئے زیور پہن سکتی ہیں۔ اس میں کوئی مباحثہ نہیں ہے۔ ۳

امام نووی لکھتے ہیں کہ "عورتوں کے لئے سونے کی انگوٹھیاں اور ان کے علاوہ، سونے چاندی کے سب ہی زیور جائز ہیں، چاہے وہ شادی شدہ ہوں جو ان ہوں یا بوڑھی، دولت مند ہوں یا غریب۔" ۴

سونے چاندی کے زیور کے استعمال کی جو اجازت شریعت نے عورت کو دی ہے

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العیدین بحوالہ بخاری و مسلم۔ ۲۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکوٰۃ بحوالہ مالک و ابو داؤد۔ ۳۔ ابن عابدین: رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۰۹۔ ۴۔ نووی: بشرح مسلم

وہ اس نے مردوں کو نہیں دی ہے مردوں کے لئے ان کا استعمال اسی نے بجا کر قرار دیا ہے۔ چنانچہ قدوری میں ہے۔

ولا يجوز للرجال التعلی بالذهب
ولا بالفضة
جائز ہے اور نہ چاندی کا۔

وقت ضرورت سونے | شریعت نے مردوں کو سونے اور چاندی کے استعمال اور چاندی کا استعمال سے جہاں منع کیا ہے وہیں وقت ضرورت ان کے تھوٹے

بہت استعمال کی اجازت بھی دی ہے۔ البتہ احادیث کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شریعت نے اس معاملہ میں سونے اور چاندی کے درمیان فرق کیا ہے اس نے جن صورتوں میں چاندی کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے ان میں بھی بجا و قاصد سونے کے استعمال سے منع کیا ہے۔ شریعت کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو ضروریات چاندی سے پوری ہو سکتی ہیں ان میں سونا نہ صرف کیا جائے۔

عرفج بن اسعد کی ناک ایک جنگ میں کٹ گئی تھی۔ انھوں نے چاندی کی ناک بنوائی۔ لیکن اس سے سڑاند پیدا ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سونے کی ناک بنوالیں۔ ایک روایت میں آئے ہے کہ انہوں نے بعد میں سونے کی ناک بنوائی۔

اس حدیث کی روایت کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں :-

وقد روی عن غیر واحد من

اہل العلم انہم شدوا کسناہم
بالذهب۔
متحد دہل علم سے مروی ہے کہ انہوں نے سونے سے اپنے دانت بندھوائے تھے۔

۱۔ کتاب الکراہیۃ ص ۴۵۔ ۲۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم
بوالترمذی، الحداد و المانی، ص ۱۷۰، شرح معانی الآثار، ص ۱۷۰ ترمذی، کتاب اللباس
باب الخاتم و المانی، ص ۱۷۰، شرح معانی الآثار، ص ۱۷۰ ترمذی، کتاب اللباس

اس سلسلہ کی بعض اور روایات اور آثار بھی موجود ہیں۔
 حضرت عمرؓ کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ وہ سونے (کے تار) سے انھیں بندھوا لیں۔
 حضرت انسؓ نے اپنے دانت سونے کے تار سے بندھوائے تھے۔
 حضرت عثمانؓ نے اپنے دانت سونے سے بھر دئے تھے۔
 موسیٰ بن طلحہؓ نے اپنے دانت سونے سے بندھوائے تھے۔
 عبداللہ بن عونؓ کے بعض دانت سونے سے بندھے تھے۔
 امام زہریؒ کہتے ہیں: دانتوں کو سونے سے بندھوانے میں کوئی
 حرج نہیں ہے۔ ۱۷

ابن قدامہؒ کہتے ہیں: ضرورت کے وقت سونے کا استعمال جائز ہے۔ جیسے
 سونے کی ناک بنوائی جائے یا دانت ہل رہے ہوں تو انھیں سونے سے بندھوا
 جائے ۱۸

فقہاء احناف میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کی رائے یہ ہے کہ سونے اور چاندی
 دونوں ہی سے مصنوعی ناک، کان اور دانت بنوائے جاسکتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے
 ہیں کہ چونکہ یہ اعضاء چاندی کے بھی بنوائے جاسکتے ہیں اس لئے چاندی ہی کے بنوائے
 چاہئے۔ ہاں اگر اس سے کوئی خرابی پیدا ہو رہی ہو تو سونا استعمال کیا جاسکتا ہے
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفجہ کو سونے کی ناک بنوانے کی اسی لئے اجازت
 دی تھی کہ چاندی کی ناک خراب ہو گئی تھی۔ ۱۹

۱۷ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور خدا ترس بزرگ امام ابو حنیفہؒ وفات پائی، تذکرۃ ائمہ، ص ۱۲۷۔
 ۱۸ روایات اور آثار کی تفصیل کے لئے: ابن قدامہؒ: المغنی، ۱/۲۲۹، ۲/۲۳۹، ۳/۲۴۰۔ نصب الرایۃ، ص ۱۲۷۔
 الہدایہ، ۴/۲۲۷۔ ابن قدامہؒ: المغنی، ۱/۲۲۹، ۲/۲۳۹، ۳/۲۴۰۔ کتاب الکریۃ، ص ۱۲۷۔
 مزید تفصیل کے لئے: طحاویؒ: رد المحتار علی الدر المختار، ۵/۳۱۸۔

انسان کی ایک اہم ضرورت زیبائش و آرائش ہے۔ اپنی یہ ضرورت وہ سونے اور چاندی سے بھی پوری کرتا رہا ہے زیب و زینت اور آرائش کا رجحان مردوں کے مقابلہ میں عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اسلام نے ان کے اس رجحان کی اعانت کی ہے اسی وجہ سے اس نے سونے اور چاندی کے زیور کے استعمال کی ان کو اجازت دی اور مردوں کو اس سے منع کیا ہے۔ البتہ زیب و زینت کی خاطر مردوں کے لئے بھی سونے چاندی کے تھوڑے سے استعمال کو اس نے مباح قرار دیا ہے۔

سونے کی انگوٹھی | زیب و زینت کے لئے جو چیزیں استعمال کی جاتی ہیں ان میں سونے کی انگوٹھی بھی ہے۔ صحیح ترین احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا استعمال مردوں کے لئے حرام ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی اس کا ٹک دست مبارک کے اندرونی حصہ کی طرف رہتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور یہ کہہ کر اسے پھینک دیا خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر صحابہ کرام نے بھی اپنی اسونے کی (انگوٹھیاں پھینک دیں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے۔

انہ نہی عن خاتم الذهب ۱۱۱
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

نہی عن لبس القمی والمصفر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قمی و ریشم طاقا
تختہ الذهب و من قلیۃ القرآن
کپڑا اور مصفر جس کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔
فی السکوح ۱۱۱
سے رنگے جوئے کپڑے اور انگوٹھی کے پہننے سے

۱۱۱ بخاری کتاب اللباس باب خاتم الفضة ۱۱۱ مسلم کتاب اللباس والازنیۃ ۱۱۱ بخاری کتاب اللباس
باب خاتم الذهب ۱۱۱ مسلم کتاب اللباس والازنیۃ ۱۱۱ مسلم کتاب اللباس والازنیۃ۔

اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو کہنے لگا کہ بھینک دی اور فرمایا تم میں سے بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ آگ کے شعلہ کو دیکھ کر لپکتے ہیں اور اسے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد جب آپ تشریف لے گئے تو اس شخص سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی لے لو اور کسی دوسرے کام میں لے آؤ۔ لیکن اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ جس چیز کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھینک دیا میں اسے ہرگز نہیں لوں گا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سعد بن وقاص، طلحہ بن عبید اللہ، حبیب بن سنان، حذیفہ بن یمان، جابر بن سمیرہ، عبداللہ بن یزید، اور ابو سعید وغیرہ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے۔ اسی طرح ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے باپ سے آئے ہیں کہ وہ سونے کی انگوٹھی کو مباح سمجھتے تھے اور اسے استعمال کرتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی عنایت کی اور فرمایا کہ جو چیز اللہ اور رسول نے پہنائی ہے اسے پہنو مطلب یہ کہ اس کے پہننے میں تمہیں کوئی قباحت نہیں محسوس ہونی چاہئے۔ چنانچہ وہ یہ انگوٹھی پہنتے تھے۔ حالانکہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ایک لمبی حدیث روایت کی ہے جس میں فرماتے ہیں :-

نہی عن خاتم الذهب او قال
آپ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔
حلقہ الذهب - ۵
راوی نے یوں کہا کہ آپ نے سونے کے کپڑے
سے منع فرمایا۔

۵۔ مسلم، کتاب اللباس والزینۃ۔ ۵۔ بخاری، کتاب اللباس، باب

خواتیم الذهب، مسلم، کتاب اللباس والزینۃ۔

سونے کی انگوٹھی کے سلسلہ میں ان صحابہ کرام اور ان کے بعد کے بعض بزرگوں کے طرز عمل کی مختلف توجیہیں کی گئی ہیں۔

۱۔ ہو سکتا ہے کہ ان حضرات تک وہ حدیثیں نہ پہنچی ہوں جن میں سونے کی انگوٹھی پہننے سے مباحاً منع کیا گیا ہے۔

۲۔ اس کا بھی امکان ہے کہ یہ احادیث ان تک پہنچی ہوں لیکن انہوں نے ان کا مطلب یہ سمجھا ہو کہ سونے کی انگوٹھی پہننا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے حرام نہیں ہے۔

۳۔ شریعت نے چونکہ چاندی کی انگوٹھی کی اجازت دی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے سونے کی انگوٹھی کو اس پر قیاس کیا ہو۔ کیونکہ بیشتر معاملات میں دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

۴۔ حضرت ہزار بن عازبؓ نے شاید یہ سمجھا ہو کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر انگوٹھی پہننے کی اجازت دی تھی اس لئے آپ سے اس کی مخالفت نقل کرنے کے باوجود وہ اسے پہنتے رہے۔
بہر حال سونے کی انگوٹھی کو مردوں کے لئے مباح یا مکروہ سمجھنا صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ امام نووی ان دونوں راویوں کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

اجمع المسلمون على اباحة خاتم

الذهب للنساء واجمعوا على تحريمه
على الرجال

اس پر مبنی ان کا اجماع ہے کہ وہ مردوں

کے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتح الباری ۱/۲۶۷۔ ملاحظہ علی الہدایہ ۴/۱۰۵

۵۔ نووی، شرح مسلم ۶/۲۵۰

کے حرام ہے۔

علامہ ابن دقیق العید کہتے ہیں۔

ظاہر المعنی المتعین دھو قول
الائمة واستقر الامر علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی پہننے سے جو منع فرمایا ہے اس سے

بظاہر ہی ظاہر ہے کہ اس کا پہننا حرام ہے۔
یہی ائمہ کا قول ہے اور یہی بات (بعد میں
ان کے درمیان) طے شدہ رہی ہے۔

فقہ حنفی کا بھی یہی مسلک ہے۔

والضمیم بالذہب علی الرجل حملہ
سونے کی انگوٹھی پہننا مردوں کے لئے حرام ہے

چاندی کی انگوٹھی | اور صحابہ کرام نے اسے پہن لیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
چاندی کی انگوٹھی

صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری، قیصر اور نجاشی وغیرہ شاہانِ عجم کو خطوط لکھنا چاہئے
تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ ان بادشاہوں کو جو خطوط لکھے جائیں ان پر مہر ہونی
چاہئے۔ بغیر مہر کے خطوط کو وہ اہمیت نہیں دیتے اور انھیں نہیں پڑھتے۔ چنانچہ
آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ اس میں محمد رسول اللہ۔ نقش تھا۔ اس سے آپ

مہر کا کام لیتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی
ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔ یہ دست مبارک میں رہا
آپ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت

فتح الباری ۱۰/۲۶۷۔ ۱۵ باب اولیٰ کتاب الکراہیۃ ص ۵۵۵۔

سے بخاری، کتاب اللباس، باب اتخاذ الخاتم بختم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللباس
والزینۃ۔

عمر کے ہاتھ میں اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں تھی۔ حضرت عثمانؓ نے ہاتھ سے وہ اویس نامی کنوئیں میں گر پڑی۔ حضرت عثمانؓ نے اسے بہت تلاش کرایا۔ لیکن نہیں ملی۔ ۱۷

اس سلسلہ کی اور روایات بھی ہیں۔ جن میں سے بعض کائنات کو کرتے گا۔ ان کی بناء پر چاندی کی انگوٹھی کو مردوں کے لئے باقیات میاب سمجھا گیا ہے۔ حدیث بن یسار نے حضرت سعید بن مسیب سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا ہاں پہنواد لوگوں کو اگر وہ اعتراض کریں تو بتاؤ کہ میں نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ ۱۸

امام نووی کہتے ہیں۔

وقد اجمع المسلمون على جواز خاتم
الفضة على الرجال۔ ۱۹

مردوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی کے جائز ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

مسلمانوں کی بحری سرگرمیاں

تاریخ اسلام کے بہت سے ایسے گوشے ہیں جن پر کما حقہ قیام نہیں کیا ہے تاریخ بحریات بری و بحری، تاریخ تجارت بری و بحری اور یہ جیسے اور بہت سے موضوع ہیں جن کا جاننا تاریخ کے طالب علم کیلئے ضروری ہے۔ ابتداء میں اگرچہ ان موضوعات پر کچھ بھی لکھ کر دیا گیا ہے اب موجود نہیں ہے اسی ضرورت کے پیش نظر جن جہاز رانی، جہاز سازی، تاریخ اور مسلمانوں کی بحری سرگرمیوں اور بحریات کا ذکر ہے اس کی تصدیق و تائید کے لئے یہ کتاب تحریر کی گئی ہے۔

تقریباً ۲۰۰۰ سال
قبل مسیح

۱۔ کتاب بحریات، باب خاتم الختم، سلم کتاب بحریات
۲۔ کتاب بحریات، باب بحریات، خاتم بحریات، سلم کتاب بحریات